روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 8 جون 2011ء 5 ۔ رجب 1432 ہجری 8 / احسان 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 130

اللہ کے گھروں کی صفائی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب اتخاذ المساجد فی الدور حدیث نمبر 384)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ دیواروں پر تھوک کے دھبے تھے۔ آپؐ نے کھجور کی ٹہنی لے کر تمام دھبے اپنے ہاتھ سے مٹائے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب حک البزاق بالید من المسجد حدیث نمبر 391)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ .... سست ہو جاویں .... کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں، مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں، تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کر لے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے۔ نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے کہ یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں۔ بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں۔ جلسے کرتے ہیں کہ .... ترقی کریں۔ مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر ایسی حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں جبکہ وہ سب کی سب دنیا ہی کے لئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں رہا۔ حاذق طبیب بھی دس دن کے بعد اگر دوا فائدہ نہ کرے تو اپنے علاج سے رجوع کر لیتے ہیں۔ یہاں ناکامی پر ناکامی ہوتی جاتی ہے اور اس سے رجوع نہیں کرتے۔ اگر خدا نہیں ہے تو اس کو چھوڑ کر بے شک ترقی کر لیں گے۔ لیکن جبکہ خدا ہے اور ضرور ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کر کبھی ترقی نہیں کر سکتے اس کی بے عزتی کر کے اس کی کتاب کی بے ادبی کر کے چاہتے ہیں کہ کامیاب ہوں اور قوم بن جاوے کبھی نہیں۔

ہماری رائے تو یہی ہے جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔ اگر ہم ان باتوں کو ان دنیا پرستوں کی مجلس میں بیان کریں۔ تو وہ ہنسی میں اڑا دیں۔ مگر ہم کو رحم آتا ہے کہ افسوس یہ لوگ اس کو نہیں دیکھ سکتے جو ہم دیکھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 410)

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے کہ جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ .... اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت .... کا منشاء نہیں .... انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے، اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے، تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔ (ملفوظات جلد اول ص 118)

نمایاں کامیابی

مکرم ظفر اقبال ہاشمی صاحب سیکرٹری امور عامہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مکرم روحان ظفر ہاشمی صاحب نے سی اے انٹر کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوف نے Module "D" میں Company Law کے Subject میں Distinction حاصل کر کے پورے پاکستان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم روحان ظفر نے یہ چاروں Module دو سال کے بجائے ڈیڑھ سال میں مکمل کئے ہیں۔ اس سے قبل 2009ء میں موصوف نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے میاں صدیق بانی گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ موصوف مکرم رشید احمد ہاشمی صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم میاں محمد اسحٰق سنوری صاحب مرحوم کا نواسا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کامیابی کو مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

مشعل راہ

سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

جہاں تک معاشرے کا تعلق ہے جو شخص بھی اپنے مقام اور مرتبے سے ہٹ کر بات کرتا ہے اپنے دائرے سے نکل کر بات کرتا ہے ساری جماعت کو اس بات کا حق ہے اس پر فرض ہے کہ اس کو متوجہ کرے اور کہے کہ جہاں تک قرآنی تعلیم کا تعلق ہے ہمارے نزدیک تم مفسد ہو اور ہم تمہارا یہ دعویٰ قبول نہیں کریں گے کہ تم نے اصلاح کی خاطر یہ بات کی تھی۔ یہ دعویٰ تم جانو اور خدا جانے ہمیں اس سے غرض نہیں لیکن جو کام تم کر رہے ہو اس کے نتیجہ میں جماعت میں فتنہ وفساد پیدا ہوگا۔

پھر انفرادی طور پر بعض لوگ فحشاء پھیلانے والے ہوتے ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے ہیں کہ فلاں بدکردار ہے فلاں بدکردار ہے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ لوگ ان کی باتوں کو سن لیتے ہیں۔ سوائے ایک صورت کے اور کسی صورت میں یہ بات سننا جائز نہیں ہے۔ اس موقع پر سننے والے کا منہ بند کرنا ضروری ہے اور یہ کہنا ضروری ہے کہ قرآن کریم نے اس بات کی تمہیں اجازت نہیں دی۔ ہر آدمی اور قرآنی اصطلاح میں تم جھوٹے ہو کیونکہ تم غلط جگہ بات کر رہے ہو اور جو بات کر رہے ہو اس کے گواہ تمہارے پاس نہیں اگر گواہ ہیں تو پھر بھی ہمارے پاس بات نہ کرو۔ پھر بھی تمہیں چاہئے کہ نظام جماعت کے پاس جاؤ جو لوگ اس بات پر مقرر ہیں ان سے بات کرو۔ یہ بات سننا کسی کے لئے جائز ہی نہیں ہے کیونکہ اسی سے آگے فحشاء پھیلتی ہیں سوائے ایک صورت کے کہ وہ ایک مریض کے متعلق نظام جماعت کے مطلع کرنے کی خاطر اس کی بات سنتا ہے تا کہ نظام جماعت کو معلوم ہو جائے کہ ایک بیماری کا گڑھ ہے جو وائرس کا شکار ہے اور جگہ جگہ پھر رہا ہے اور اس وائرس کو پھیلا رہا جس طرح بعض مریض ہیں بیماریاں پھیلاتے ہیں ان کے متعلق بروقت اطلاع کر دی جاتی ہے بعض کتے پھر رہے ہوتے ہیں باولے ان کے کاٹنے سے پاگل پن ہو جاتا ہے جن کو کاٹتے ہیں وہ پاگل ہو جاتے ہیں ان کے متعلق اطلاع کرنا تو فرض ہے اس لئے اگر کوئی اطلاع کی خاطر کسی بات کو غور سے سنے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لے تا کہ اس کی طرف غلط بات منسوب نہ کرے پھر وہ بات نظام جماعت تک پہنچائے، تو یہ سننا ناجائز نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بلا کم وکاست اس بات کو پھر نظام جماعت تک ضرور پہنچائے اس کے بغیر اس کو کوئی حق نہیں ہے۔ پس جتنے فحشاء پھیلتے ہیں نظام جماعت سے جتنے اعتماد اٹھتے ہیں، جتنے فساد پیدا ہوتے ہیں ان کے نتیجہ میں آپ کی زندگی کا ہر اجتماعی شعبہ متاثر ہو جاتا ہے کسی اجتماعی شعبے کی حفاظت کی یقین دہانی نہیں کرائی جاسکتی گویا کہ اوپر سے نیچے تک آپ دشمن کے سامنے اپنے سینے ننگے کر کے کھڑے ہیں۔

اتنی واضح نصیحت کے باوجود اگر آپ بار باران باتوں کو نظر انداز کریں گے بار بار نصیحت کو سنیں گے اور پھر بھی اپنے اندر فحشاء کو پھیلنے دیں گے چسکوں کی خاطر یا عورتوں اور مردوں کے جھگڑوں کو اپنے کانوں کے چسکوں کی خاطر سنیں گے تو آپ قومی مجرم ہیں۔ نیت بھلائی کی ہے یا نہیں یہ میں نہیں جانتا لیکن آپ قومی مجرم ضرور ہیں۔ اس لئے ساری دنیا کے احمدیوں کو اس بات میں متنبہ ہو جانا چاہئے کہ جو اختیار ان کو دیا گیا ہے اس سے انہوں نے نہیں دوڑنا۔ جو اختیار قرآن کریم نے بنی نوع انسان کو دیئے ہیں اس سے اگر وہ ہٹتے ہیں تو پھر آپ نہ ہٹیں اور ان کو یک طرفہ ٹکرانے والا سمجھ لیں لیکن آپ نے اپنے مقام کو چھوڑ کر ان کی طرف مائل نہیں ہونا اگر یہ ہوگا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پھر تفاوت نہیں ہوگا پھر اگر آپ سے کوئی یک طرفہ ٹکراتا ہے اپنے منصب کو چھوڑتا ہے اور جماعتی نظام پر حملہ کرتا ہے تو خدا نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اس نے اس کے لئے شعلہ بردار مقرر فرما رکھے ہیں جو اسے جہنم تک پہنچا کے چھوڑیں گے اس کو ضرور ناکام اور نامراد کر کے دکھائیں گے۔ اس لئے آپ کو کیا خطرہ ہے کہ آپ اٹھتے ہیں اور اس سے متصادم ہونے کے لئے اپنی راہیں چھوڑ دیتے ہیں، اپنے رستوں سے ہٹ جاتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد سوم ص 337)

مکرم رانا نصیر احمد صاحب

سالانہ تربیتی کلاس اٹلی

خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر 23 اور 24/اپریل کو جماعت احمدیہ اٹلی کو اپنی سالانہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کلاس کا دو دنوں کا پروگرام خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے نہایت شاندار طریق سے اور کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔

جماعت احمدیہ اٹلی کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی کو اٹلی بھیجا تا کہ وہ کلاس کے پروگراموں کی نگرانی اور راہنمائی کریں۔

کلاس کے پروگرام کو دو حصوں میں یوں تقسیم کیا گیا تھا کہ مورخہ 23۔ اپریل کو نو مبائعین جن میں زیادہ تر عرب دوست شامل ہیں ان کی خصوصی کلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں عرب دوستوں کے علاوہ دوسرے دوست بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ دوستوں کو نظام جماعت، اس کی اہمیت وبرکات اور چندہ جات کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ پھر عام سوال و جواب اور بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔

کلاس صبح گیارہ بجے سے شروع ہو کر نماز اور کھانے کے وقفے کے بعد رات گئے تک جاری رہی۔

دوسرے دن یعنی 24۔ اپریل کو صبح فجر کے بعد مکرم مربی صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ اس روز جماعت احمدیہ اٹلی کے تمام احباب کیلئے تربیتی کلاس کا انتظام تھا۔ کچھ دور کی جماعتوں سے دوست 23/اپریل کو ہی آگئے تھے اور 24/اپریل کو پھر صبح صبح ہی احباب کی آمد شروع ہوگئی اور رونق بڑھتی چلی گئی اور کل تعداد 264 تک پہنچ گئی۔

کلاس کا باقاعدہ آغاز 10-30 بجے ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرم ملک عبدالفاطر صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد کلاس کے دوسرے پروگرام شروع ہوئے جن میں وضو کرنے کا طریقہ سنن وضو فرائض وضو۔ نماز کی دہرائی اور نماز پڑھنے کا طریقہ باقاعدہ عملی طور پر بتایا اور سمجھایا گیا جس میں مربی صاحب کی راہنمائی ساتھ ساتھ رہی اور دوستوں کے سوال و جواب بھی۔ اسی طرح میت کو غسل دینا اور نماز جنازہ کے متعلق وضاحت سے بتایا گیا۔ پھر رمضان المبارک کی اہمیت، روزہ کی شرائط، کن امور سے روزہ ٹوٹتا اور کن سے نہیں ٹوٹتا اور روزہ دار کا مقام اور روزہ نہ رکھنے والے کے متعلق قرآن کریم کے ارشادات، ان تمام امور پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ مکرم مربی صاحب نے اختتامی خطاب میں والدین اور اولاد کے باہمی تعلق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اختتامی دعا سے پہلے ایک بار پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں احباب جماعت نے بہت دلچسپی لی جس کی وجہ سے کلاس اپنے مقررہ وقت کے کافی دیر بعد ختم ہوئی۔

کلاس میں لجنہ نے بھی بھرپور شرکت کی کچھ پروگرام مردوں کی طرف سے آڈیو اور وڈیو کے ذریعے لجنہ ہال تک پہنچائے گئے اور کچھ پروگراموں کا لجنہ نے خود انتظام کیا ہوا تھا جن میں وضو اور نماز کا طریق، نماز جمعہ اور نماز عید کا طریق، غسل میت اور نماز جنازہ کے طریق پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ دوسرے سیشن میں لجنہ کی ممبرات کو لجنہ اماء اللہ کے لائحہ عمل کے حوالہ سے ان کے فرائض کے بارہ میں بتایا گیا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا ہمیں اور زیادہ ہمت اور شوق سے دین کو سیکھنے اور سکھانے والا بنائے۔ آمین

نفس مطمئنہ کے بغیر انسان نجات نہیں پا سکتا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا ہے اور اکثر کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال ودولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفادر کھتے تھے۔ جب مرنے لگے اور ان کو اس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا۔ تو ان پر حسرتوں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے...... کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ اب یہ مسئلہ منقول ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نار اللّٰہ (-) پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پا سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 70)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

HM
3527.1
3

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ کی جرمنی کے دورہ کے دوران

واقفین نو کلاسز میں شفقتوں کے اچھوتے انداز اور انمول اور پُر معارف نصائح

واقفہ نو کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کا دورہ فرمایا۔ سیدی حضور انور کا واقفات نو کے ساتھ کلاس کا پروگرام مورخہ 20؍اگست 2008ء کو تھا۔

حضور انور نے فرمایا کون مجھے بتائے گا کہ وقف نو کیا چیز ہے۔ اس پر ایک بچی نے بتایا کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو جماعت کے لئے خدمت کے لئے پیش کر دینا۔

حضور انور نے فرمایا لڑکوں سے جو میں باتیں کر رہا تھا کیا وہ آپ کو پہنچ رہی تھیں۔ دوسرے ہال میں بیٹھی آپ سن رہی تھیں۔ تبھی تم نے جواب دے دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اور لڑکیوں کے لئے یہ بھی ہے کہ جامعہ میں تو تم جا نہیں سکتی۔ جب پڑھائی مکمل کرو گی تو اس کے بعد کچھ کو جماعت کہہ سکتی ہے۔ مثلاً ٹیچرز ہیں۔ ڈاکٹرز ہیں، بعض انجینئرز ہیں یا بعض اور لینگوئجز ہیں جو ایکسپرٹ ہوں گی کہ جماعت کا کام کرو۔ بہت ساری ایسی لڑکیاں ہوں گی جو پڑھائی تو مکمل کرلیں گی لیکن جماعت براہ راست ان سے کوئی کام نہیں لے سکتی تو ان کا کام یہ ہے کہ جو بھی ان کا ماحول ہے، اردگرد جو لوگ ہیں اپنی شادیاں ہو جائیں تو اپنا محلّہ یا جس علاقے میں رہتے ہیں اس میں اپنا نمونہ ایسا دکھائیں جو جماعت کی، اپنوں کے لئے تربیت کی وجہ بن سکے اور دوسروں کے لئے جماعت کی دعوت الی اللہ کا باعث بنے۔ اس کے لئے تیاری کرنی ہوگی۔

پہلی تیاری کیا ہے؟ ہر واقفہ نو جو ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح ہوگا؟ جب نمازوں کی طرف توجہ ہوگی، جب دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔ جب قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ نے جو مختلف حکم دیئے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ تب تم لوگ کہلا سکتی ہو کہ صحیح واقفہ نو ہو اور ایک صحیح مومنہ عورت ہو یا لڑکی ہو تو اس طرف توجہ رکھو۔ اپنی پڑھائی کے دوران بھی نمازوں کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ نفل پڑھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے جیسا کہ لڑکوں کو بھی میں نے کہا تھا۔ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے حکم ہیں قرآن کریم میں ان کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا سورة نور میں ہم پڑھتے ہیں۔ خلافت کی آیت ہے۔ خلافت سے ہم تعلق رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے خلافت میں جاری رکھوں گا۔ تمہیں تمکنت دوں گا۔ مطلب یہ ہے کہ تمہیں مضبوطی دوں گا۔ جماعت کی حیثیت سے ایک مضبوط حقیقت ہوگی تمہاری، ایک جماعت کی حیثیت سے ایک انفرادی طور پر تمہاری مضبوط حیثیت ہوگی اور مضبوط حیثیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود کسی کو خیال آسکتا ہے کہ احمدی بہت ساری ایسی ہیں جن کو نقصان پہنچتا ہے، لوگ دشمن جو ہیں، مخالفین جو ہیں وہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پاکستان میں یا بعض دوسری جگہوں میں احمدی شہید بھی ہوتے ہیں۔ کئی احمدی عورتیں، لڑکیاں ہیں جو شہید ہوئیں تو مضبوطی کیا ہوئی؟ مضبوطی ہے کہ مخالفت کے باوجود ایک تو یہ ہے کہ تم لوگ ایمان میں مضبوط ہوتے ہو۔ تمہیں کوئی کہے بھی کہ احمدیت چھوڑ دو، تم لوگ کہو کہ نہیں ہم مر سکتے ہیں کٹ سکتے ہیں لیکن احمدیت نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم مر سکتے ہیں کٹ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو حکم دیئے ہیں قرآن کریم میں وہ نہیں چھوڑ سکتے۔

حضور انور نے فرمایا اسی سورة میں پردے کا بھی حکم ہے۔ سچ بولو، ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ، نیک باتیں کرو، نمازیں پڑھو، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو، سارے حکم آجاتے ہیں۔ ان سارے حکموں پر جو بڑی لڑکیاں ہوگئی ہیں اب چودہ پندرہ سال کی اور اس سے اوپر، عقل والی لڑکیاں، عقل والی عمر ہے یہ، ہر ایک سوچ سکتی ہے اچھا کیا ہے؟ برا کیا ہے؟ تو قرآن کریم میں سے نکالو کہ کیا کیا حکم ملے ہوئے ہیں اور ہم نے کس طرح عمل کرنا ہے۔ اللہ میاں نے ایک حکم دیا ہے کہ لغویات سے بچو، لغو کیا چیزیں ہیں، لڑائی جھگڑا کرنا لغویات میں ہے، فضول باتیں، بیٹھے گپیں مارنا، وقت ضائع کرنا، لغویات میں سے ہے۔ پڑھائی کا وقت ہے تو پڑھائی نہ کرنا اور اس وقت بیٹھ کر ڈرامے اور فلمیں دیکھنا ٹی وی پر یہ لغویات میں سے ہے۔ اگر کوئی بھی ایسی بیہودہ فلم یا ڈرامہ آرہا ہو جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ وہ سب لغویات ہیں۔ کسی سے لڑنا جھگڑنا سب لغویات ہیں۔ مثلاً آجکل بظاہر بعض ڈرامے ننگے نہیں ہوتے جس میں کھلی ہوئی بے حیائی یا ننگ نہیں ہوتا، انڈین ڈرامے ہیں، انڈین فلمیں ہیں یا پاکستانی ہیں پاکستان میں تو نہیں لیکن انڈین میں ہیں تم دیکھو گی کہ انڈین گھروں میں کسی ہندو گھر میں بھی جاؤ تو وہاں چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھی ہوتی ہیں۔ دیو، دیویاں بنائی ہوتی ہیں تو ان کی پوجا کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ ہماری دیوی ہے فلاں، فلاں اور ہر دیوی کے پاس جاتے ہیں اور جو مورتیاں بت بنائے ہوتے ہیں ان کو یوں جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اس سے لاشعوری طور پر سوچ کے نہیں بغیر سوچے خیال ایک کانشس میں چلا جاتا ہے کہ یہ چیز بڑی اچھی لگی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی گھروں نے اپنے ڈرائنگ روم میں وہ مورتیاں لا کر سجالی ہیں کہ ہم عبادت تو نہیں کرتے ہمیں ویسے اچھی لگی تھی، ہم نے سجالی۔ اب اچھی لگی اور سجالی اور گھر کی عورتیں اور لڑکیاں اس میں زیادہ کردار ادا کرتی ہیں۔ اچھی لگ کے سجالی، پہلا قدم تو یہی ہے کہ مورتی سجالی۔ اگلا قدم یہ ہوگا کہ کبھی کسی مشکل میں پڑیں گی تو ہندو دوست کہے گی دیکھو ہم نے اپنے مورتی سے مانگا تھا تو ہمارا کام ہو گیا۔ تو اگلا قدم یہ ہوگا کہ عورت بجائے یہ کہ سجدہ کرے اللہ میاں سے نماز میں دعا کرے وہ مورتی کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح برائیاں پھیلتی ہیں۔ اس لئے لغویات سے پہلے ہی بچو۔ ان کو گھر میں آنے ہی نہ دو۔ یہی چیزیں ہیں جو برائیاں پیدا کرتی ہیں۔ چھوٹی برائیاں ہوتی ہیں۔ پھر بڑی برائیاں بنتی چلی جاتی ہیں۔ ہر چمکتی ہوئی چیز جو نظر آتی ہے وہ سونا نہیں ہوتی۔ (انگریزی میں بھی محاورہ ہے جرمن میں بھی محاورہ ہوگا) اس لئے 15 سال 14 سال کی لڑکیاں جو ہیں جو ہوش وحواس میں ہوتی ہیں ہر چیز کو اچھا نہ سمجھا کریں۔

انٹرنیٹ پر مثلاً بیٹھ جاتی ہیں۔ ایک چیز دعوت الی اللہ ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ ہم بڑا اچھا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ دعوت الی اللہ کر کے۔ لیکن اگر وہ دعوت الی اللہ لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو بڑی اچھی چیز ہے۔ وہی دعوت الی اللہ جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تو وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے دعوت الی اللہ سے پھر مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں لڑکیاں۔

حضور انور نے فرمایا ایک وقف نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے اس کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس نے اپنے آپ کو ان ساری برائیوں سے، لغویات سے بچا کے رکھنا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔ آج جس طرح تم لوگ سر ڈھانک کے بیٹھی ہوئی ہو۔ یہ دوغلی نہیں ہونی چاہئے، منافقت نہیں ہونی چاہئے کہ باہر جاؤ، بازار میں جاؤ، شاپنگ کرنے جاؤ، سیر کرنے جاؤ جو بڑی لڑکیاں ہوگئی ہیں تب بھی ان کے سر پہ سکارف، حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔ تم لوگ ایک کریم (Cream) ہو جماعت کی بچیوں کی اس لئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو، تمہارا ایک اپنا سٹیٹس ہے اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی بچی کا اپنا ایک تقدس ہے۔ ایک Sancitity ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن وقف نو بچی جو ہے اس کو سب سے زیادہ اپنا خیال رکھنا چاہئے۔ کوئی ایسی حرکت نہ ہو اس سے جو خاندان کی، اپنی یا جماعت کی بدنامی کا باعث بن جائے۔ یہ چیزیں ہمیشہ سامنے رکھو۔ قرآن کریم پڑھو۔ غور سے پڑھو گی تو سارے حکم بھی مل جائیں گے بیچ میں سے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یونہی ہم پہ پابندیاں لگا دیتا ہے نظام۔ جماعت پابندیاں لگا دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔ غور سے دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ساری باتیں کہی ہوئی ہیں۔ کوئی ایسی بات خلیفہ وقت یا جماعت نہیں کہتی یا خلیفہ وقت کے ذریعہ سے جماعت کی طرف سے آرڈر نہیں آتا جس کا قرآن کریم میں ذکر نہ ہو۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں، یہاں جو تلاوت کی، اس سے پہلے لڑکوں نے کی تھی اس میں اطاعت درمعروف کا حکم تھا کہ جو بھی معروف حکم ہوگا ہم مانیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہی کہا ہے کہ یوں نہ قسمیں کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے ہم وہ کر دیں گے، ہم احمدی بچیاں ہیں، وقف نو بچیاں ہیں، ہم زمین و آسمان پہ انقلاب لے آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے انقلاب تو تم لے آؤ گے لیکن صرف دعوے نہ کرو۔ پہلے جو میں نے حکم دیئے ہوئے ہیں اسی سورة نور میں آیت استخلاف جو ہے اس سے پہلے کی آیات میں جو باتیں میں نے کہی ہوئی ہیں جو تمہیں حکم دیئے ہوئے ہیں ان کو مانو۔ کسی بھی حکم پہ اعتراض نہ ہو۔ اطاعت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اطاعت کرو گی تو کامیابیاں حاصل کرو گی۔ اطاعت کرو گی تو اپنے عزت کی حفاظت

HM
3527.1
4

کرنے والی ہوگی۔ اطاعت کروگی تو اپنے گھر والوں کے لئے نیک نامی کا باعث بنوگی۔ اطاعت کروگی تو جماعت کے لئے مفید اور کارآمد وجود بنو گی۔ اس لئے ہمیشہ یادرکھو کہ ہمارا ایک مقام ہے اور ہم نے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ نمازوں کی پابندی، قرآن کریم پڑھنے کی پابندی، اس پر عمل کرنے کی پابندی اور ہر قسم کے جو لغویات ہیں اس سے بچنے کی ضرورت اور لغویات میں غلط قسم کے فیشن بھی آجاتے ہیں۔ ہمبرگ میں بھی کہا تھا، یہاں بھی مثلاً بچیاں کوٹ پہنتی ہیں (جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئیں) پردے کے لئے، کوٹ ایسا ہو جو ساتھ چپکا ہوا نہ ہو جسم کے۔ بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہئے۔ بازو اس کے یہاں تک (کلائی تک) ہوں۔ پھر پتہ لگے گا کہ تم لوگ مختلف ہو دوسروں سے۔ ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو اور پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ عموماً لڑکیاں میں نے دیکھا ہے لڑکوں کی نسبت زیادہ ہوشیار ہیں۔ جمنازیم میں پڑھنے والی ہیں یہاں جو بڑی ہوگئی ہیں جن کی عمریں۔ لیکن لڑکے بھی آج دیکھا ہے وقف نو کے کافی ہوشیار تھے۔ عموماً دوسروں کی نسبت زیادہ بہتر ہیں۔ امید ہے تم لوگ بھی زیادہ بہتر ہی ہوگی۔ تو جو لائن بھی اختیار کرنی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ محنت کی جائے اور جب تعلیم حاصل کرلو تو پھر جو براہ راست جماعت کے کام میں نہیں بھی آرہیں وہ بھی اپنے ماحول میں اپنا جو مقام ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت کے لئے ایک نمونہ بنیں، تربیت کے لئے بھی دوسروں کی، احمدیوں کی آپس میں تربیت کے لئے اور دعوت الی اللہ کے لئے بھی تاکہ جو بنیادی کام ہے تم لوگوں کا وہ کرسکو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو فرمایا کوئی سوال ہے تو کریں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ میں بچپن سے وکیل بننا چاہتی ہوں، حضور انور نے فرمایا وکالت پڑھنا چاہتی ہو تو پڑھ لو مگر بعد میں کورٹ میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اگر وکیل اس لئے بننا چاہتی ہو کہ تم کورٹ میں پیش ہو بطور وکیل کے۔ تو تم وقف نو ہو اس کی اجازت نہیں ہوگی لیکن اگر وکالت صرف پڑھنا چاہتی ہو تو پڑھ لو۔ اگر تم پیچھے بیٹھ کر صرف کیس تیار کرنا چاہتی ہو تو پیچھے بیٹھ کر کرسکتی ہو۔ اگر تم انٹرنیشنل لاء کرو، اس میں تمہارے سے جماعت خدمت لے سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم عام وکیل بن کے سول کورٹ میں پیش ہو جاؤ یا کریمنل کورٹ میں پیش ہو جاؤ اور جج کے سامنے بحث کرو، اپنے دلائل دو تو وقف نو کو میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے دو علموں کا ذکر کیا ہے ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم، اگر تم اتنی ہوشیار ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ، دوسروں کو پڑھانے کے لئے، مختلف زبانوں میں کرو جماعت کے کام آسکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آسکتی ہو اور جرنلزم میں اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھو اخباروں میں، دعوت الی اللہ کے کام کرسکتی ہو، لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ لڑکیوں کے لئے جامعہ کیوں نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا لڑکیوں کے لئے جامعہ اس لئے نہیں ہوتا کہ پہلے لڑکوں کے لئے ہی جامعہ پورے نہیں ہورہے۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ مردوں کے لئے جو جامعہ ہیں، مرد تو کھلے طور پر دعوت الی اللہ کے لئے باہر جاسکتے ہیں، میدان میں بھی جاسکتے ہیں۔ لڑکیاں صرف دینی علم سیکھ سکتی ہیں ربوہ میں بھی چندسال پہلے ایک دینیات کلاس کھولی لڑکیوں کے لئے، جس میں لڑکیاں آکر دینی علم سیکھ لیں۔ لیکن باہر تو کھلے طور پر نہیں جاسکتیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حج پر جانا ہو تب بھی عورت اگر حج پر جارہی ہے اپنے قریبی رشتہ دار کو کسی خونی رشتے دار کو کسی محرم رشتہ کو ساتھ لے کر جائے۔ اگر عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اتنی سختی فرمائی ہے کہ علیحدہ نہ نکلو تو پھر دعوت الی اللہ کے کام کے لئے اور دوسرے ہر کام کے لئے زیادہ زور ہونا چاہئے اس لئے یہ تو نہیں ہوگا کہ ایک لڑکی ہم مربی بنادیں اور جماعت اس کو الاؤنس دے دعوت الی اللہ کرنے کا، پھر اس کے بھائی کو یا خاوند کو الاؤنس دے کہ تم اس کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ جاؤ تو لڑکی اگر جامعہ میں جائے گی، مربی بنے گی تو پھر فیلڈ میں جانے کے لئے دو دو خرچ برداشت کرنے پڑیں گے۔ فی الحال ہم ایک خرچہ برداشت کرسکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ دینی علم سیکھنے میں کوئی پابندی نہیں ہے اس کے لئے ناصرات کو، لجنہ کو کلاسز لگانی چاہئیں، سلیبس بھی ہے وقف نو کا اور خود بھی میں نے تم لوگوں کو کہا ہے پڑھو۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نو کی تعداد اب کوئی 37 ہزار تک پہنچ چکی ہے جس میں 22 ہزار لڑکے ہیں اور شاید 16,15 ہزار یا اس سے بھی کم لڑکیاں ہیں لڑکے زیادہ ہیں۔ سارے تو جامعہ میں نہیں جاتے زیادہ سے زیادہ ان کی 001. یا 01. فیصد جامعہ میں جاتی ہے لیکن باقیوں کو بھی دینی علم سیکھنا چاہئے۔ ان کو اپنے طور پر دینی علم سیکھنا چاہئے۔ ابھی تو ہم لڑکوں کو بھی پورا خرچ نہیں کرسکتے۔ ایک وقت آئے گا کہ شاید ضرورت پڑے اور لڑکیوں کو بھی دینی کلاس، شارٹ کورس شروع ہو جائے۔ لیکن فی الحال ابھی موقع نہیں ہے۔ وقت نہیں ہے۔ وسائل نہیں ہیں اور Resources نہیں ہیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم پڑھائی کے لئے کسی دوسرے ملک جاسکتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صرف اس شرط پر جاسکتے ہیں کہ اپنے ملک میں وہ کورس ہوتا نہ ہو یا ملک میں کہیں بھی داخلہ نہ ملا ہو تو والدین کی اجازت سے جاسکتے ہیں اور جہاں جانا ہے وہاں صرف لڑکیوں کا ہوسٹل ہو۔ جس میں رہائش ہو اور وہاں لڑکوں کا کوئی دخل نہ ہو آنا جانا نہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ اس کے باوجود بہتر ہے کہ وہیں تعلیم حاصل کی جائے جہاں والدین ہیں اور اگر ایک کورس میں داخلہ نہیں ملا تو کوئی دوسری لائن اختیار کرلیں۔

(روزنامہ الفضل 5 ستمبر 2008ء)

مکرم پروفیسر عبدالحمید بھٹی صاحب امیر ضلع شیخوپورہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

کی قبولیت دعا

خاکسار ایف۔اے، بی۔اے، کے دوران تعلیم الاسلام کالج کا طالبعلم رہا اس دوران حضرت مولانا غلام رسول صاحب سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ لمبا عرصہ گزرنے کی وجہ سے بہت سی یادیں ذہن سے دھندلا گئی ہیں۔ دو واقعات اپنی یادداشت کے مطابق بیان کررہا ہوں۔

سال سوم کے دوران ہر مضمون کے چار ٹیسٹ ہوتے تھے جن کی بنیاد پر سالانہ امتحان سے قبل ہر مضمون کا انٹرنل گریڈ (internal) کالج کی طرف سے یونیورسٹی کو بھیجا جاتا تھا اور اس کے 25 فیصد نمبر دیئے جاتے تھے۔ جس رات بارہ بجے نوٹس بورڈ پر ٹیسٹ کے نتیجے کا اعلان لگایا جانا تھا ایک اڑتی ہوئی خبر سننے میں آئی کہ انگریزی میں بہت سے طالبعلم فیل ہیں جس کی وجہ سے بہت سے طلبہ کے داخلے رکنے کا امکان ہے اور مجھے چونکہ تھرڈ ائیر میں یونیورسٹی کی طرف سے سکالرشپ ملا ہوا تھا اس لئے اور بھی زیادہ فکر ہوئی۔ اس لئے ہم نے رات بارہ بجے نوٹس بورڈ پر ٹیسٹ کے نتیجے کا اعلان کا انتظار کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ اگر داخلہ رک گیا تو رات کو ہی ٹرین پر بیٹھ کر گاؤں واپس چلے جائیں گے اور اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہم نے اپنا سامان باندھ لیا۔ ہمارے ایک ہم جماعت محمد اقبال تھے۔

جب ہم سامان باندھ چکے تو انہوں نے مشورہ دیا کہ سامان تو ہم نے باندھ ہی لیا ہے تو کیوں نہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے جاکر دعا کی درخواست کی جائے۔ جیسا کہ سب کے علم میں تھا کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک تھا کہ عموماً دعا کے دوران ہی دعا کے نتیجے کے متعلق اطلاع دے دیا کرتا تھا۔ لہٰذا اپنا تمام سامان باندھ لینے کے بعد ہم حضرت غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں دعا کی درخواست لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ہماری داستان سننے کے بعد فرمایا اچھا آؤ دعا کرلیں اور ہم سب نے حضرت مولانا صاحب کی اقتداء میں دعا کی۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود خود دعا میں شامل ہوئے ہیں جو کہ بہت مبارک بات ہے اس لئے آپ لوگ گاؤں واپس نہ جاؤ۔ لہٰذا ہم لوگ ہاسٹل واپس آگئے۔ رات کو اطلاع ملی کہ تمام طلبہ کے داخلے بھیج دیئے گئے ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ ہم فٹ بال میچ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست لے کر حاضر ہوئے اور حضرت مولانا صاحب نے اسی طریق پر ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور بتایا کہ ایک میچ آپ لوگ جیت گئے ہو دوسرے کا فیصلہ نہیں ہوسکا۔ لہٰذا جب میچ ہوئے تو ایک میچ ہم جیت گئے اور ایک ڈرا (draw) ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہمیں بھی ان بزرگوں کی نیکیاں زندہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 6۔

نماز، ذکر الٰہی اور تسبیحات

نماز کا حصہ ہے جو اس کا تارک ہو وہ نماز کو اچھی طرح پکڑ نہیں سکتا اور اس کا دل نماز میں نہیں لگ سکتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا نمازوں کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھا جائے اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر، یہ سو دفعہ ہوا۔ اگر تم کو بعض دفعہ اپنے بڑے نماز کے بعد اٹھ کر جاتے نظر آئیں تو اس کے یہ معنی نہیں بلکہ وہ ضرورتاً اٹھتے ہیں اور ذکر دل میں کرتے جاتے ہیں۔

تہجد غیر ضروری نماز نہیں۔ نہایت ضروری نماز ہے۔ جب میری صحت اچھی تھی اور جس عمر کے تم اب ہو اس سے کئی سال پہلے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے گھنٹوں تہجد ادا کرتا تھا۔ تین تین، چار چار گھنٹہ تک اور رسول کریم ﷺ کی اس سنت کو اکثر مدنظر رکھتا تھا کہ آپؐ کے پاؤں کھڑے کھڑے سوج جاتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو (عبادت گاہ) میں نماز کا انتظار کرتا اور ذکر الٰہی میں وقت گزارتا ہے وہ ایسا ہے جیسے جہاد کی تیاری کرنے والا''۔

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم جدید ایڈیشن صفحہ 597،598)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان زریں ارشادات پر صدق دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم دین و دنیا اور عقبیٰ کی حسنات و برکات اور رضائے باری تعالیٰ کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

جماعت احمدیہ کینیا کے چند احمدی احباب اوران کا جذبۂ مالی قربانی

دین حق کی ترویج واشاعت کے لئے جماعت احمدیہ ساری دنیا میں خلافت کے سائے تلے اور رہنمائی میں پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے۔جن میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں ڈال رہا ہے۔ اپنے دین وایمان کی اغراض کے لئے مالی قربانی کرنا الٰہی جماعتوں کا شیوہ ہی نہیں بلکہ جزوِایمان بھی ہوتا ہے۔انہی مقاصد عزیزہ کے لئے خاکسار راقم الحروف کو کینیا میں خدمت کی سعادت حاصل رہی ہے۔

ایک دفعہ ہم نے دعوت الیٰ اللہ کے ایک ہفتے کے دورہ کا مشترکہ پروگرام بنایا اور ممباسہ سے تقریباً سوکلو میٹر دور بحرِ ہند کے جنوبی ساحل کے علاقہ Mkongani کے دیہات کا انتخاب کیا جس کی اطلاعات حلقہ کے معلم کے ذریعہ کر دی گئی تھیں۔

125 ایکڑ زمین کا عطیہ

ہفتہ دعوت الی اللہ میں مختلف دیہات سے ہوتے ہوئے آخری دن Mirihini نامی جماعت میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہاں پر صرف ایک ہی احمدی مکرم عمری صاحب ہوتے تھے۔ جس کے کچھ عرصہ بعد اللہ نے فضل فرمایا تو گاؤں کی ساری آبادی چھ سونفوس احمدیت میں داخل ہو گئے۔مکرم عمری صاحب کو اس سے اتنی خوشی ہوئی کہ آپ نے جماعتی ضروریات کے لئے 125 ایکڑ کا قطعہء زمین جو آبادی سے ملحق تھا، جماعت کو پیش کر دیا۔ جب جماعت کے نام زمین رجسٹری کے لئے Land Office گئے تو متعلقہ افسر نے مکرم عمری صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ کے حواس سلامت ہیں کہ اتنی بڑی زمین ایک تنظیم کو مفت میں دے رہے ہیں، اپنے فیصلہ پر غور کرلیں ۔آپ نے جواباً بڑے جلال واعتماد سے فرمایا کہ میں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی تھا۔اللہ تعالیٰ نے میرے گاؤں کے چھ سو نیک فطرت لوگوں کو قبولِ حق کی توفیق دی ہے۔ اس خوشی کے مقابلہ میں اس زمین کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں بقائمی ہوش وحواس یہ زمین جماعت کے نام منتقل کر رہا ہوں ۔ یہ اتنی وسیع زمین تھی کہ منسلکہ گورنمنٹ پرائمری سکول کے پاس بچوں کے کھیلنے کے لئے اپنا گراؤنڈ نہیں تھا ،انہوں نے جماعت سے درخواست کر کے عارضی طور پر گراؤنڈ لے رکھی تھی۔

بیت الذکر کی فوری تعمیر

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی بارش کو دیکھتے ہوئے کئی اور جذبے جوان ہوئے۔ چنانچہ نیروبی کے ایک نو احمدی مکرم شمس الدین صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ ان چھ سونو احمدیوں کے لئے بیت الذکر اور معلم ہاؤس تعمیر کروائیں گے ۔ چنانچہ فوری ضرورت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ لکڑی کے ڈھانچے پر لوہے کی چادروں (Iron Sheets) کی مدد سے دونوں عمارتیں بنائی جائیں ۔اس طریق پر وہاں بڑی بڑی عمارات بنائی جاتی ہیں ۔دیکھتے ہی دیکھتے چند دنوں میں عمارات بن گئیں اور وہاں پر نو مبائعین کی تربیت کے لئے معلم صاحب کو تعینات کر دیا گیا۔اس فوری فیصلہ اور تعمیل سے علاقے میں احمدیت کا خوب چرچا ہوا،سعید روحوں میں کشش پیدا ہوئی اور مزید اثمار حاصل ہوئے۔

تنخواہ ملتے ہی چندہ کی ادائیگی

ممباسہ جماعت کے تمام احباب ہی چندہ جات کی ادائیگی میں با قاعدہ تھے،اگرچہ خان فیملی Simba Tatu کا چندہ سب سے نمایاں ہوتا تھا۔مکرم حسین صالح حافظ الحداد صاحب عرب تھے جو مکرم عبدالکریم شرما صاحب مربی سلسلہ کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔شعبہ کسٹمز کے اعلیٰ افسر تھے، نمازِ مغرب وعشاء پر با قاعدگی سے تشریف لاتے اور چندوں کی ادائیگی میں بھی با قاعدہ ہو گئے تھے۔اس کے علاوہ آپ ہر ماہ بیت الذکر میں اپنی طرف سے کلوا جمیعاً کا اہتمام کیا کرتے تھے جس میں تمام حاضر احباب شامل ہوا کرتے تھے۔ لیکن خاص طور پر خاکسار جس دوست کا ذکر کرنا چاہتا ہے وہ مکرم مزے حمیسی صاحب مرحوم (Mzee Hamisi) ہیں۔آپ بحری جہازوں کی ایک کمپنی میں انجینئر تھے اور معقول تنخواہ پاتے تھے۔جس دن تنخواہ ملتی اسی دن دفتر سے سیدھے مشن ہاؤس تشریف لاتے اور اپنی آمد سے شرح کے مطابق چندہ ادا کرتے اور فرماتے کہ دفتر سے تنخواہ لے کر یہاں چندہ کی ادائیگی کے لئے آجاتا ہوں تا کہ خدا کا حق ادا کرنے کے بعد دیگر ضروریات اور بیوی بچوں پر خرچ کروں ۔بعد میں دارالسلام تنزانیہ آکر معلوم ہوا کہ وہ یہاں بھی دوران سفر تشریف لایا کرتے تھے اور جماعت سے رابطہ رکھتے ۔ بلکہ آپ بنیادی طور پر تنزانیہ ہی کے رہنے والے تھے۔ان کی وفات کے بعد ان کی ذاتی امانت میں بھی کچھ رقم پڑی تھی جو کینیا سے ان کا بیٹا آ کر لے گیا ۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو جماعت سے پختگی کے ساتھ وابستہ رکھے۔

تجارتی پلاٹ جماعت کو دے دیا

جماعتی وسعت کے پیش نظر صوبہ کوسٹ میں خاکسار نے دوسرا مشن کرائے کے مکان میں اکونڈا (Ukunda) نامی قصبہ میں کھولا ۔کیونکہ اس کے قریبی ماحول میں سینکڑوں خوش نصیبوں کو قبولِ حق کی توفیق مل چکی تھی ۔جن کی تعلیم وتربیت اور مزید کامیابیاں پیش نظر تھیں ۔ یہاں پر Simba Hills کے مکرم رشیدی موازوزو صاحب جو زمانہ طالب علمی میں مکرم مولانا بشیر احمد اختر صاحب کے سکول میں لیکچرز کے باعث احمدی ہوئے تھے، نے ڈیری فارم کے لئے ایک ایکڑ کا قطعہ زمین خریدا تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ اکونڈا میں جماعت اپنے سنٹر کی تعمیر کے لئے جگہ تلاش کر رہی ہے تو انہوں نے اپنی ضرورت اور کاروبار کے لئے خریدا ہوا رقبہ جماعت کو پیش کر دیا۔ جب جائزہ کے بعد جماعت نے انہیں بتایا کہ ان کا قطعہ زمین جماعتی ضرورت کے لئے لوکیشن (Location) کے اعتبار سے موزوں نہیں تو انہوں نے کہا کہ میں تو یہ قطعہء زمین جماعت کو پیش کر چکا ہوں ،اگر بیت الذکر کے لئے موزوں نہیں تو جماعت کسی اور مصرف میں لے آئے ، کیونکہ میں اب اسے واپس نہیں لوں گا۔

روزانہ کی آمد پر چندہ کی ادائیگی

اکونڈا (Ukunda) مشن ہاؤس کے قیام پر خاکسار نے احباب جماعت کو چندہ کی تحریک کرتے ہوئے پاکستان کی ایک مثال دی کہ ایک صاحب اپنی روزانہ کی آمد پر نمازِ مغرب پر تشریف لاکر روزانہ چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ اس مثال سے متاثر ہو کر اکونڈا جماعت کے ایک نو احمدی نوجوان مکرم نصرو صاحب جو سبزی کی معمولی دکان کرتے تھے، نے روزانہ آمد کی بنا پر با قاعدگی سے چندہ دینا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔

بذریعہ ڈاک چندہ کی ادائیگی

مکرم رمضان ڈارا صاحب بھی زمانہ طالب علمی میں مکرم مولانا بشیر احمد اختر صاحب مرحوم کے سکول میں لیکچرز سے متاثر ہو کر احمدی ہوئے تھے ۔آپ محکمہ زراعت میں افسر اور اپنے پورے علاقہ میں اپنی فیملی کے ہمراہ اکیلے احمدی تھے لیکن اپنے ایمان و یقین پر مضبوطی سے قائم تھے ۔آپ باقاعدگی کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر ہر ماہ شرح کے مطابق اپنا چندہ ممباسہ بھجوایا کرتے تھے۔ایک کٹر اور متعصب لوگوں کے علاقے میں رہنے کے باوجود آپ نے اپنے ایمان کی حفاظت کی اور اپنے بچوں کی بھی اعلیٰ تربیت کی۔ان کا ایک بیٹا وقف کر کے بطور معلم سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل وکرم سے نوازے اور ان کے نمونہ کو دوسروں میں بھی زندہ رکھے۔

بیت الذکر کی تعمیر پر آٹھ گنا زیادہ خرچ

کینیا میں یوں تو دسیوں مقامات پر نو مبائعین نے بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے قطعات زمین تحفۃً پیش کئے اور کئی مخلصینِ جماعت کو اپنی فیملیز کی طرف سے وہاں مکمل بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی،لیکن آج صرف ایک بیت الذکر کی تعمیر کا ایمان افروز واقعہ پیش کرنے پر اکتفا کروں گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1988ء میں کینیا کے دورہ پر تشریف لائے ممباسہ سے واپسی پر تقریباً تیس کلومیٹر دور بذریعہ سڑک نیروبی جاتے ہوئے کواکیکولولو (Kwa Kikololo) نامی جماعت واقع ہے جس کی سادہ ،کچی اور چھوٹی سی بیت جو برلب شاہراہ واقع تھی ، کے معائنہ کے لئے حضور پرنور رکے۔ وہاں حضور نے ارشاد فرمایا کہ برلبِ شاہراہ اس لوکیشن پر تو جماعت کی ایک دیدہ زیب بیت ہونی چاہئے جو گزرنے والوں کے لئے تعارف کا موجب ہوگی ۔اسی وقت ایک مخلص احمدی مکرم فضل قریشی صاحب نے اس بیت کی تعمیر کے اخراجات دینے کا تہیہ کرلیا۔ بیت کی تعمیر کا اندازہ ءخرچ ایک لاکھ شلنگ لگایا گیا۔یاد رہے کہ کینین شلنگ پاکستانی روپے کے تقریباً برابر ہی ہے۔ کچھ پیچیدگیوں کے باعث جماعت کے نام پلاٹ کی رجسٹری ہونے میں چند سال لگ گئے۔ جس پر مکرم قریشی صاحب نے حسبِ وعدہ ایک لاکھ روپے ادا کرنا چاہے تو انہیں بتایا گیا کہ آپ رقم کی ادائیگی کی بجائے بیت کی تعمیر اپنی نگرانی میں کروائیں۔چنانچہ لکڑی کے دروازوں اور کھڑکیوں کا آرڈر دیا گیا اور دور سے پانی کا نل کھینچ کر پلاٹ میں پانی کا انتظام کیا گیا تو تعمیر شروع ہونے سے قبل ہی وعدہ کی ہوئی رقم تقریباً ختم ہوگئی۔لیکن آپ نے ہمت اور ارادہ باندھے رکھا۔ برلبِ شاہراہ بیت الذکر جلد ہی تعمیر ہوگئی جو ایک چھوٹے موڑ پر ہونے کے باعث دونوں اطراف سے ایک ایک کلومیٹر کے فاصلہ سے نظر آتی ہے ۔جس پر تقریباً ساڑھے سات لاکھ شلنگ خرچ آیا۔ خاکسار نے محترم فضل قریشی صاحب سے وعدہ کے مقابلہ میں تقریباً آٹھ گنا زائد خرچ ہونے کے بارے میں پوچھا تو فرمانے لگے کہ میرا چھوٹا سا کاروبار ہے، جیسے جیسے بیت الذکر کی تعمیر

SHQ1791

HM
3527.1

(6)

پر خرچ ہوتا رہا اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر میرے کاروبار میں برکت ڈالتا رہا اور آمد ہوتی رہی، اس لئے ذرا بھی محسوس نہ ہوا کہ میں اپنے وعدہ اور توفیق سے آٹھ گنا بڑھ کر خرچ کر رہا ہوں۔

نماز کے لئے صفیں

جب مذکورہ بالا بیت الذکر ہر طرح سے مکمل ہوگئی لیکن ابھی اس میں صفیں نہیں ڈالی گئی تھیں کہ ممباسہ کے ایک مخلص احمدی جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے، مکرم حسین صالح حافظ الحداد صاحب دوران سفر وہاں رکے۔ دیکھا کہ صفیں نہیں ہیں تو ممباسہ پہنچ کر فوری طور پر امپورٹڈ نفیس قسم کی صفیں وہاں نماز کے لئے بھجوادیں۔ جب مکرم قریشی صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس شراکت کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ میں اکیلا ہی اس بیت کو ہر طرح سے مکمل کر کے جماعت کے سپرد کروں گا، مکرم حسین صاحب اپنی صفیں کسی دوسری جگہ بھجوادیں۔ چنانچہ ہمیں وہ صفیں کئی دیگر بیوت میں تقسیم کرنا پڑیں۔ مکرم فضل قریشی صاحب نے بیت الذکر میں قالین بچھوایا، صفائی وغیرہ کے لئے خادم کا انتظام کیا اور افتتاح کے ساتھ جماعت کو چارج دے دیا۔ بعد میں جماعت نے وہاں بھی مربی ہاؤس تعمیر کر کے علاقہ کا سنٹر بنادیا۔

اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں احباب جماعت کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

❁ ❁ ❁

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

نماز، ذکر الٰہی اور تسبیحات

کتاب اللہ اور ذکر الٰہی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

اللہ کا نور جلوہ گر ہوگا ”ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں، ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔“ (النور 37-38)

”اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر، سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے بھی اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کر اور سجدوں کے بعد بھی۔“ (ق:40-41)

”تُو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔“ (العنکبوت:46)

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو اور اس کی تسبیح صبح بھی کرو اور شام کو بھی۔“ (احزاب 42-43)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح

حضرت کعب بن مالک بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کو کرنے والا نامراد نہیں ہوتا، وہ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہے۔
(مسلم کتاب المساجد باب استجاب الذکر بعد الصلاۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقرائے مہاجرین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تو مالدار لوگ لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور ان کے لئے مالوں سے حاصل ہونے والی فضلیت (زیادہ) ہے، وہ حج وعمرہ کرتے، جہاد کرتے اور صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے) تو آپؐ نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعہ سے تم اپنے سے پہلوں کو پالو اور اپنے بعد آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ، اور (پھر) تم سے زیادہ افضل کوئی نہ ہو، مگر وہی شخص جو تمہاری ہی طرح کا عمل کرے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! (ضرور بتلائیے) آپؐ نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد 33، 33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم نے اپنی روایت میں یہ زیادہ بیان کیا ہے۔ پس فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ آئے اور عرض کیا کہ، (آپؐ کا بتلایا ہوا وظیفہ) ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن لیا جس پر ہم نے عمل شروع کیا، پس انہوں نے بھی اس پر عمل کر لیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ دے۔“

حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے پاکیزہ ارشادات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

”نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔“ (کشتی نوح)

حضرت مصلح موعود نے اپنے لخت جگر، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو 29 جون 1938ء کو عربی اور زرعی تعلیم میں ترقی کیلئے مصر روانہ فرمایا تو انہیں اپنے قلم مبارک سے زریں نصائح لکھ کر دیں جن میں نماز اور تسبیحات کے بارہ میں جو نصیحت تحریر فرمائی وہ درج ذیل ہے:۔

”تم اب بالغ جوان مرد ہو۔ میرا یہ کہنا کہ نماز میں باقاعدگی چاہئے ایک فضول سی بات ہوگی۔ جو خدا تعالیٰ کی نہیں مانتا وہ بندہ کی کب سنتا ہے۔ پس اگر تم میں پہلے سے باقاعدگی ہے تو میری نصیحت صرف ایک زائد ثواب کا رنگ رکھے گی اور اگر نہیں تو وہ ایک صدا بصحرا ہے۔ مگر پھر بھی میں کہنے سے نہیں رک سکتا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ جو ایک وقت بھی نماز کو قضا کرتا ہے دین کو کھو دیتا ہے اور نماز پڑھنے کے یہ معنے ہیں کہ باجماعت ادا کی جائے، اچھی طرح وضو کر کے ادا کی جائے، ٹھہر کر، سوچ کر اور معنوں پر غور کرتے ہوئے ادا کی جائے کہ توجہ کلی طور پر نماز میں ہو اور یوں معلوم ہو کہ بندہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم سے کم یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے.........اور نماز سے قبل اور بعد ذکر کرنا نماز

باقی صفحہ 4 پر

مکرم محمد شفیق صاحب

عزیزہ مصباح طارق صاحبہ کا ذکر خیر

خاکسار کی بہو عزیزہ مصباح طارق صاحبہ اہلیہ عزیزم طارق محمود صاحب آف الشفیق ریفریجریشن سروس 7 مارچ 2011ء کو بعمر 53 سال بوجہ سانس میں دقت کے فضل عمر ہسپتال ICU میں وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ بیت المبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و دعوت الی اللہ نے بعد نماز عصر پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

آپ کے والد کا نام مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین ہے۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف واشنگٹن اور مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب ربوہ آپ کے بھائی ہیں اور محترمہ بشریٰ فضل صاحبہ آف کراچی آپ کی ہمشیرہ ہیں۔

مرحومہ کو سانس میں دقت کی بیماری سے چند ماہ قبل بریسٹ کینسر ہوگیا تھا۔ شوکت خانم کینسر ہسپتال میں محض اللہ کے خاص فضل سے آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب ہوگیا تھا اور آپریشن کے بعد بھی محض خداوند کریم کے خاص فضل سے کسی قسم کی کوئی بھی پیچیدگی نہیں ہوئی۔ آپریشن کے بعد بالکل نارمل ہوگئی تھیں۔ اس کے بعد اچانک ہی زندگی کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور الٰہی تقدیر غالب آ گئی۔

آپ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ چندہ کے علاوہ صدقات بھی ادا کرتی رہتی تھیں۔ مرحومین کا چندہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ نمازیں باقاعدہ ادا کرتی تھیں اور محلّہ کی لجنہ کی تنظیم کی سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے 2001ء سے خدمات بجالاتی رہی تھیں۔ ان کی دینی معلومات بہت تھیں۔ ایک غریب غیراز جماعت عورت جو گھروں میں کام کرتی تھی۔ اس نے گردہ یا اپینڈکس کا آپریشن کروایا۔ اس کی مالی مدد دل کھول کر کیا کرتی تھیں اور مرحومہ کی تحریک پر خاکسار کو بھی خداوند کریم نے اس کی مالی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ غیراز جماعت غریب عورت بالکل ٹھیک ہوگئی۔

جب 21 دسمبر 1994ء کو خاکسار کی اہلیہ (یعنی مرحومہ کی ساس) بوجہ Cardiac Arrest وفات پا گئیں تو اس وقت خاکسار دل کی تکلیف اور صدمہ کی وجہ سے کافی کمزور ہوگیا تھا۔ تو مرحومہ خاکسار کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ جب خاکسار کی نواسی کے لئے رشتہ آیا تو مرحومہ ان مہمانوں کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ کی اچانک وفات سے خاکسار کی سب سے چھوٹی بیٹی بہت غمزدہ رہا کرتی تھی تو مرحومہ نے بے حد ہمدردی، حسن سلوک اور پیار کا سلوک کیا اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے اس کے غم میں کافی حد تک کمی ہوگئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحومہ سے بہت رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہر آن ان کے درجات بلند کرتا رہے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁ ❁ ...... ❁ ❁

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ عطیۃ الدین صاحبہ ورجینیا امریکہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی ہاجرہ احمد گوندل بنت مکرم مزمل احمد گوندل صاحب نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ سال دو ماہ کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 29 مئی 2011ء کو محترم یحییٰ لقمان صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن پاک کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچی محترم خان محمد گوندل صاحب، گوندل ٹینٹ سروس کی پوتی، محترم امیر الدین صاحب سیکرٹری مال لاس اینجلس کی نواسی اور محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب مرحوم سابق صدر محلہ گولبازار کی نسل سے ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی علوم سے مستفیض فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب صدر حلقہ خیابان سرسید راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ولد مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب غوطہ گڑھ ضلع نارووال مورخہ 27 مارچ 2011ء کو بعمر 64 سال وفات پا گئے۔ ایوان توحید میں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور میت کو ربوہ لے جایا گیا دارالضیافت ربوہ میں مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم کا غوطہ گڑھ میں واحد احمدی گھرانہ تھا جو کہ لدھڑ کرم سنگھ کی جماعت کے ساتھ شامل تھے۔ مرحوم کے 2 لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم تو قیر احمد صاحب شادی شدہ ہیں اور راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ آپ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب سابق امین و کارکن جماعت احمدیہ راولپنڈی کے داماد تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم منیر احمد بسمل صاحب ایم ٹی اے پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم وحید احمد صاحب اور بہو مکرمہ ثوبیہ وحید صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ماریہ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب کی نسل سے اور مکرم محمد اقبال ارشد صاحب آف بہاولپور کی نواسی ہے۔ عزیزہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کیلئے قرۃ العین، خادمہ دین اور علم و عمل سے بہرہ مند ہونے والی مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ صبیحہ نزہت صاحبہ بنت مکرم افضل عشرت صاحب ناصر آباد شرقی تحریر کرتی ہیں۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی P.T.I مکرمہ عابدہ کریم صاحبہ زوجہ مکرم خلیل احمد صاحب بریسٹ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں مورخہ 31 مئی 2011ء کو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں بفضل خدا ان کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سوئمنگ کوچنگ کلاس

ربوہ سوئمنگ پول سیزن 2011ء کیلئے (انصار، خدام اور اطفال) صبح کی شفٹ 5:00 بجے تا 5:45 بجے اور شام کو نماز عصر کے بعد دو شفٹوں (5:30 بجے تا 6:15 بجے اور 6:15 بجے تا 7:00 بجے) کیلئے جاری ہے۔ مورخہ 6 جون 2011ء سے اطفال کیلئے کوچنگ کیمپ کا آغاز کیا گیا ہے جو صبح کی شفٹ کے بعد ہوگا۔ سوئمنگ سیکھنے کے خواہشمند اطفال دفتر سوئمنگ پول سے رابطہ کریں۔ اس کیمپ میں شامل ہونے کیلئے ممبر شپ کارڈ بنوانا ضروری ہوگا۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ناصر ٹینس کلب ربوہ کا اعزاز

مورخہ 17 اپریل 2011ء کو فیصل آباد ڈویژن کی ٹینس کی انڈر 14 ٹیم تیار کی گئی جس میں ناصر ٹینس کلب ربوہ کے تین کھلاڑی سید نوید الظفر ابن مکرم سید نادر سیدین صاحب، دانیال وجیہ احمد ابن مکرم شکیل احمد صاحب اور امید رضا ابن مکرم وحید احمد جنجوعہ صاحب شامل تھے۔ مورخہ 18 اپریل 2011ء کو یہ تینوں کھلاڑی مکرم سید نادر سیدین صاحب ٹیم آفیشل کے ساتھ لاہور باغ جناح ٹینس کلب ٹرائل کیلئے گئے اور یہ تینوں کامیاب ہو کر پنجاب کے انڈر 14 ٹیم کے کیمپ میں سلیکٹ ہو گئے جو مورخہ 21 تا 27 اپریل 2011ء تک جاری رہا۔ اس سات روزہ کیمپ میں فیصل آباد، لاہور، ساہیوال، ملتان ڈویژن کے 10 کھلاڑی شامل تھے جن کو انٹرنیشنل اور نیشنل کوچز نے ٹریننگ دی۔ اس کیمپ کا مقصد 29-30 اپریل 2011ء کو بین الصوبائی انڈر 14 یوتھ ٹینس چیمپئن شپ منعقدہ کراچی کیلئے پنجاب کی پانچ رکنی ٹیم تیار کرنی تھی۔ نوید الظفر کو اس پانچ رکنی ٹیم میں شامل کر لیا گیا۔ مورخہ 28 اپریل کو یہ ٹیم کراچی کیلئے روانہ ہوئی۔ وہاں پر چاروں صوبوں کے علاوہ آزاد کشمیر، فاٹا، فیڈرل اور گلگت بلتستان کی ٹیمیں بین الصوبائی مقابلوں کیلئے شامل ہوئی تھیں۔ پنجاب کی ٹیم تمام مقابلے جیتنے کے بعد فاتح قرار پائی۔ واپسی پر لاہور میں ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ ملکی اخبارات نے بھرپور کوریج دی۔ ٹیم کے ممبران کو نقد انعامات اور پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے وظیفہ دیا گیا۔ جبکہ ٹینس کیمپ رینکنگ میں سید نوید الظفر چوتھے، دانیال آٹھویں اور امید رضا دسویں نمبر پر رہے۔

(صدر مجلس صحت مرکزیہ ربوہ)

تصحیح

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

روزنامہ الفضل مورخہ 4 جون 2011ء کو محترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کے متعلق مضمون میں صفحہ 6 پر آپ کی اولاد کا تذکرہ ہے۔ وہاں آپ کے داماد کا نام ڈاکٹر محمود احمد قریشی درج ہے جو کہ غلط ہے ان کا نام ڈاکٹر محمد احمد محمود قریشی ہے۔ جو کہ امریکہ کی ریاست کنے ٹیکٹ (Connecticut) کی جماعت احمدیہ کے صدر اور ہومیئی فرسٹ امریکہ کے ڈائریکٹر ہیں۔

کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

مکرم توحید۔اولا۔شوبو بیڈے

لیگوس (نائیجیریا) میں

جلسہ یوم مسیح موعود

دنیا کی باقی جماعتوں کی طرح نائیجیریا میں بھی یوم مسیح موعود 23 مارچ 2011ء پرجوش طریقہ سے منایا گیا۔ نائیجیریا کے 31 سرکٹس میں جلسہ یوم مسیح موعود سرکٹ لیول پر اجتماعی طور پر اور جماعتی لیول پر انفرادی طور پر منایا گیا۔ ان جلسوں میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوں پر لیکچرز دیئے گئے۔

جماعتوں میں اس جلسہ کا انعقاد مورخہ 25 تا 27 مارچ 2011ء کیا گیا۔

اسی حوالہ سے یہاں نائیجیریا کے ہیڈ کوارٹر اوجوکورو، لیگوس کی ''بیت طاہر'' میں بھی مورخہ 27 مارچ 2011ء کو لیگوس جماعت کا سرکٹ لیول پر یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر لیکچرز دیئے گئے۔

اس جلسہ کے انعقاد سے قبل ہی غیر از جماعت دوستوں تک اس پروگرام کے انعقاد کی اطلاع پہنچانے کی غرض سے لیگوس ٹی۔وی اور ریڈیو لیگوس پر اس حوالہ سے اعلانات کروائے گئے۔

اس جلسہ کا آغاز مکرم ڈاکٹر مشہود۔اے۔ فاشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی زیر صدارت صبح دس بجے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نائیجیریا نے اس دن کے حوالہ سے تاریخی پس منظر اور حقائق پر روشنی ڈالی۔

اس جلسہ میں لوکل مشنریز نے سیرت حضرت اقدس مسیح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے دوران بچوں نے ترنم کے ساتھ نظمیں بھی پڑھیں۔

سرکٹ پریذیڈنٹ الحاجی ایم۔اے۔ بنکولے صاحب نے اختتامی تقریر کی جبکہ مکرم مولانا عبدالخالق نیر صاحب مربی انچارج نائیجیریا نے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ میں مردوں، عورتوں و بچوں اور مہمانان کرام کے لئے الگ جگہوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں کل ایک ہزار سے زائد افراد (مرد وزن و مہمانان کرام) نے شمولیت اختیار کی۔

آخر پر دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہماری ان حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور سعید روحوں کو جلد جلد احمدیت کی آغوش میں لائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22 اپریل 2011ء)

☆☆☆☆☆

خبریں

گوادر پورٹ چین کو دینے کا معاہدہ نہیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے گوادر پورٹ کے حوالے سے چین کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا، یہ صوبائی ایشو ہے، ہم آغاز حقوق بلوچستان کے ہر نکتے پر عمل کریں گے۔ دورہ کوئٹہ کے اختتام پر پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ ہم اپنے تمام ہمسایہ ملک کے ساتھ شاندار تعلقات چاہتے ہیں۔ چین ہمارا قابل اعتماد دوست ہے جہاں تک امریکہ اور مغرب کا تعلق ہے ہم ان کے ساتھ باہمی احترام، برابری اور تعاون کی بنیاد پر تعلقات چاہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ڈرون حملوں پر امریکہ ہماری بات مان لے گا۔

جنوبی وزیرستان 3 ڈرون حملے 25 افراد جاں بحق

جنوبی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں تین جاسوس طیاروں کے حملوں میں 25/افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ پہلا حملہ مانٹراں کے علاقے میں کیا گیا، 2 میزائل لگنے سے مکان تباہ 10/افراد جاں بحق ہو گئے۔ دوسرے حملے میں مدرسے کے ساتھ بنے کمروں کو نشانہ بنایا گیا جس میں 11/افراد جاں بحق ہوئے۔ تیسرا حملہ شمالی اور جنوبی وزیرستان کے سرحدی علاقے شوال میں کیا گیا جس سے گاڑی میں سوار 4/افراد جاں بحق ہو گئے مرنے والوں میں پنجابی طالبان بھی شامل ہیں

حج کوٹہ غیر قانونی اور غیر منصفانہ قرار

لاہور ہائیکورٹ نے حج پالیسی 2011ء کے تحت جاری ہونے والے حج کوٹہ کو غیر قانونی اور غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے نئے سرے سے شفاف انداز میں کوٹہ فراہم کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ یہ فیصلہ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ مسٹر جسٹس اعجاز چوہدری کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے جاری کیا۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 8 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر 0321-7709883

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

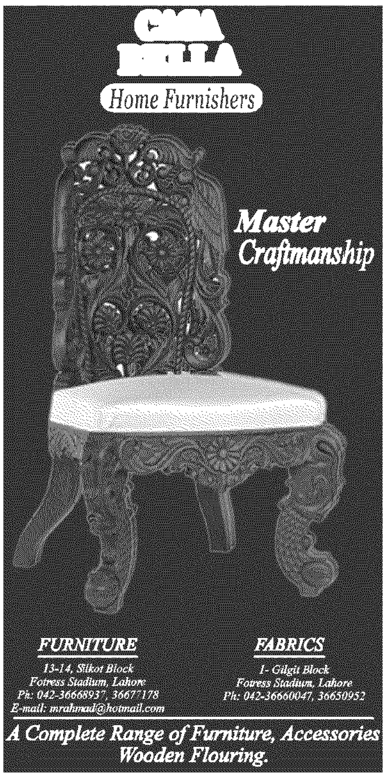

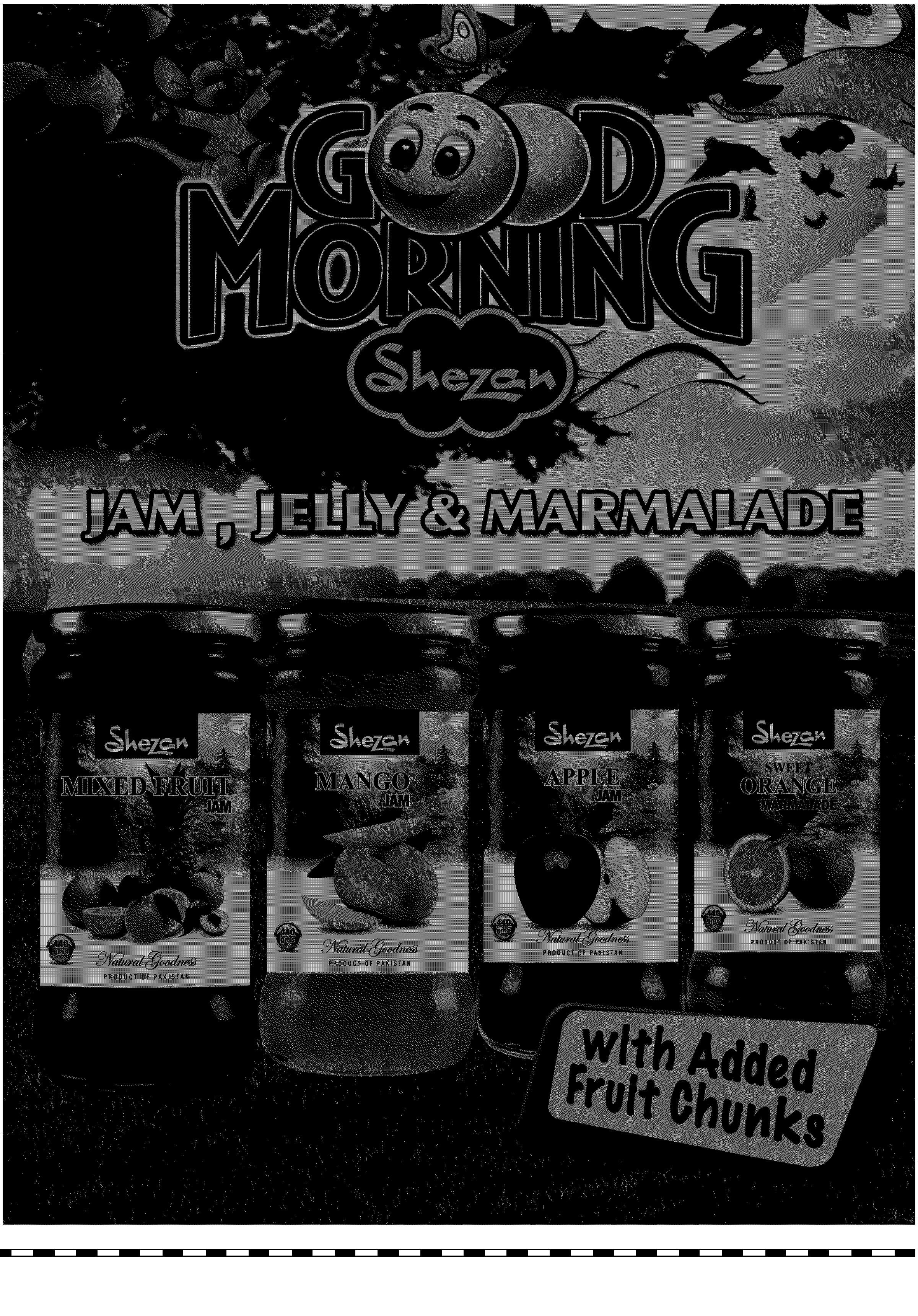

FD-10